امام الحدیث

# حافظ محمد بن عبدالرحمٰن سخاویؒ

عبدالرشید عراقی

امام حافظ محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی کا شمار نویں صدی ہجری کے ماموائمہ حدیث میں ہوتا ہے۔آپ شہرہ آفاق مفسر، محدث، مورخ، محقق، فلسفی اور طبیب تھے۔

حدیث اور متعلقاتِ حدیث پر آپ کو عبور کامل حاصل تھا۔ان کی ساری زندگی حدیث نبوی ﷺ کی نشرو اشاعت اور تدریس میں بسر ہوئی۔۸۷۰ھ میں جب امام سخاوی اپنے اہل وعیال سمیت حج بیت اللہ کیلئے حجاز تشریف لے گئے اور مناسک حج ادا کرنے کے بعد آپ نے مدینہ منورہ میں ہی قیام کا ارداہ کرلیا چنانچہ مدینہ میں آپ سے لاتعداد لوگوں نے حدیث کا درس لیا۔

علامہ سید سلیمان ندویؒ لکھتے ہیں کہ:

علم حدیث کے ہندوستان میں فروغ کا حقیقی زمانہ نویں صدی ہجری کا خاتمہ اور دسویں صدی ہجری کا آغاز ہے۔یہ وہ عہد تھا جب مصر وشام وحجاز امام حدیث حافظ محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (م۹۰۲ھ) کے فضل وکمال کا آفتاب نصف النہار پر تھا۔اور حافظ موصوف کے فیض و آفادہ کی کرنیں دنیائے اسلام کے ہر گوشہ میں پڑ رہی تھیں ۔مدینہ منورہ میں آ کر ان کے کمال نے نور علیٰ نور کا مرتبہ حاصل کرلیا۔(مقالات سلیمان 10/2)

امام حافظ محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی جب تک مصر میں مقیم رہے۔درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا ان کے درس میں تشنگان علم دور دور سے کھینچے چلے آتے تھے۔مصر کے مدارس میں ان کی ہردلعزیزی کا یہ عالم تھا کہ ہر مدرسہ کے ارباب حل وعقد امام سخاوی کی خدمات کو حاصل کرنے کیلئے بے چین نظر آتے۔آپ نے مصر کے جن مدارس میں درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا ان کی تفصیل یہ ہے

(۱) مدرسه المقر الزين

(۲) دار الحديث كامليه

(۳) مدرسه الظاهريه القدعيه

(۴) مدرسه الامين الامصرائي

(۵) مدرسه صرغاشيه

(۶) مدرسه برقوقيه

(۷) مدرسه فاضيله

(۸) مدرسه منكوتمريه

جس شخص کی ساری زندگی درس وتدریس میں بسر ہوئی ہو۔اس کے تلامذہ کا شمار ممکن نہیں۔امام سخاوی کے تلامذہ صرف مصر، شام اور حجاز ہی میں نہیں تھے بلکہ متحدہ ہندوستان میں ان کے تلامذہ تھے جنہوں نے حجاز جا کر ان سے حدیث اور دوسرے علوم اسلامیہ میں استفادہ کیا حافظ سخاوی کے ہندوستانی تلامذہ میں مولانا راجح بن داؤد گجراتی (م۹۰۴ھ) مولانا محمد وجیہ الدین مالکی (م۹۲۹ھ) اور کئی دوسرے اصحاب، مولانا سید سلیمان ندوی نے اپنے ایک مقالہ ''ہندوستان میں علم حدیث'' (معارف اکتوبر، نومبر، دسمبر ۱۹۲۸ء) میں امام سخاوی کے تلامذہ کا ذکر کیا ہے۔

## تصانیف:

امام سخاوی جہاں ایک بلند پایہ مدرس، محدث، مورخ اور محقق تھے وہاں آپ ایک نامور مصنف بھی تھے۔آپ نے قریباً تمام موضوعات پر کتابیں لکھیں ارباب سیر اور تذکرہ نگاروں نے ان کی تصانیف کی بہت زیادہ تعریب وتوصیف کی ہے۔

پروفیسر عبدالقیوم مرحوم اپنے ایک مقالہ میں لکھتے ہیں کہ:

امام حافظ محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی کی تصانیف کا دائرہ بڑا وسیع ہے کہیں تو اس کا اشہب قلم تاریخ وسیرت نگاری کے میدان میں جولانی طبع دکھاتا ہوا نظر آتا ہے۔اور کہیں علم وحدیث اور فن رجال میں گوئے سبقت لے جاتا دکھائی دیتا ہے اگر اس نے فقہی ابواب پر قلم اٹھایا تو وہ نقوش چھوڑے جو ایک دنیا کو محو حیرت کئے ہوئے ہیں۔سخاوی کی تصانیف جو مختلف موضوعات کا احاطہ کرتی ہیں بلاشبہ سینکڑوں سے متجاوز ہیں۔

(مقالات پروفیسر عبدالقیوم 66/2)

امام سخاوی حدیث اور تاریخ پر مکمل عبور رکھتے تھے تذکرہ نگاری میں ان کو بہت بلند مقام حاصل تھا ارباب سیر نے لکھا ہے کہ:

علوم حدیث اور تاریخ وتذکرہ نگاری میں سخاوی کو جو بلند مقام حاصل تھا اس میں ان کے معاصر واقران میں دوسرا کوئی شریک نہیں۔

امام سخاوی کی درج تصانیف بہت زیادہ مشہور ومعروف ہیں:

1. الاعلان بالتوبيخ:

مختصر سی کتاب ہے لیکن فن تاریخ نگاری اور سیرت نویسی پر مفید معلومات کی حامل ہے۔

2. التذكره :

اسماء الرجال سے متعلق ہے اور کئی جلدوں میں ہے۔

3. التاريخ المحيط:

فن تاریخ سے متعلق کئی مجلات پر مشتمل ہے

4. ذیل السلوک از علامہ مقریزیؒ۔

5. ذیل دول اسلام از حافظ ذہبیؒ۔

6. الضوء اللامع:

اس کتاب میں نویں صدی ہجری کے اکابرین کے سوانح حیات اور ان کے علمی کارناموں کو اجاگر کیا گیا ہے یہ کتاب بڑی مفید معلومات کی حامل ہے اپنے موضوع کے اعتبار سے بڑی جامع اور عمدہ کتاب ہے اس کتاب کے بارے میں امام محمد بن علی شوکانیؒ اپنی کتاب البدر الطالع میں لکھتے ہیں کہ:

اگر سخاوی الضوء اللامع کے سوا اور کوئی کتاب بھی نہ لکھتے تو یہ کتاب ان کی امامت اور ان کے دائرہ معلومات کی وسعت پر سب سے بڑی دلیل تھی۔(186/2)

پروفیسر عبدالقیوم مرحوم لکھتے ہیں کہ:

حقیقت یہ ہے کہ "الضوء اللامع" نویں صدی ہجری کے عالم اسلام کی ایسی جامع تاریخ ہے جس کی مثال نہیں ملتی۔ مصنف نے اپنے دلکش انداز میں اس دور کے خدوخال کی تصویر اس شان سے پیش کی ہے کہ زندگی کے بے شمار پہلو اجاگر ہو گئے ہیں۔ ہر شخص کی سیرت کے سلسلے میں اس کے محفوظات، مفردات، اساتذہ، تصانیف، اخلاق و احوال، پیدائش، وفات غرضیکہ زندگی کے ہر گوشے کو علیحدہ کر دیا ہے۔ اس ضمن میں معاشی، ثقافتی اور اقتصادی حالات پر روشنی ڈالی ہے(67/2)

الضوء اللامع ۱۳۵۳ھ میں ۱۲ جلدوں میں مکتبہ القدسی قاہرہ (مصر) سے شائع ہو چکی ہے۔

## علم و فضل:

علم و فضل کے اعتبار سے امام سخاویؒ بہت بلند مرتبہ و مقام کے حامل تھے۔ ان کے تبحر علمی اور حدیث میں یگانہ روزگار ہونے کا تذکرہ نگاروں نے اعتراف کیا ہے امام شوکانی فرماتے ہیں:

وفاق الاقران و حفظ من الحديث ما صار به منفرداً عن اهل عصره"

وہ اپنے ہم عصر علماء پر سبقت لے گئے۔ اور حدیث یاد کی جس کی بنا پر اپنے ہم عصر علماء سے ممتاز ہو گئے

امام سخاوی حدیث کے بہت بڑے حافظ تھے۔ حدیث کے تمام متعلقہ علوم و فنون پر ان کو یکساں قدرت حاصل تھی۔ اسماء الرجال اور فن جرح و تعدیل میں بھی ان کو ید طولیٰ حاصل تھا۔

حافظ جلال الدین سیوطی نے بھی حدیث میں ان کے تبحر علمی کا اعتراف کیا ہے مصر کے ایک نامور عالم ابن ایاس نے بھی امام سخاویؒ کی حدیث میں صاحب امتیاز ہونے کا اعتراف کیا ہے وہ لکھتے ہیں:

وكان عالما فاضلا بارعا في الحديث

امام سخاوی عالم، فاضل اور حدیث میں جامع الکمالات تھے۔

## نام و نسب و ولادت:

شمس الدین لقب، ابوالخیر کنیت، محمد نام اور والد کا اسم گرامی عبدالرحمٰن۔ ربیع الاول ۸۳۱ قاہرہ، مصر میں پیدا ہوئے۔ آبائی وطن مصر کی ایک بستی "سخا" تھی اسلئے سخاوی مشہور ہوئے۔

## تحصیل علم:

امام سخاوی نے علوم اسلامیہ کی تحصیل کئی نامور اساتذہ سے کی سب سے زیادہ اکتساب حافظ ابن حجرؒ سے کیا جب تک ابن حجرؒ زندہ رہے۔ ان سے استفادہ کرتے رہے۔

## وفات:

امام سخاوی ۱۶ شعبان ۹۰۲ھ کو مدینہ منورہ میں انتقال کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆


انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد میں داخلہ کے خواہشمند طلبہ کیلئے

**اہم اعلان**

تاریخ داخلہ: یکم جون تا ۳۰ جون ۲۰۰۵ء

داخلہ پروگرام

بی اے اصول الدین۔ بی اے عربی۔ ایل ایل بی شریعہ اینڈ لاء۔ بی بی اے آئی ٹی۔ بی ایس سی اکنامکس و کمپیوٹر سائنس۔ بی اے انگلش۔ ایم اے اصول الدین۔ ایم اے عربی۔ ایم اے فارسی۔ ایل ایل ایم شریعہ۔ ایل ایل ایم لاء۔ ایم بی اے آئی ٹی۔ ایم ایس سی اکنامکس۔ ایم ایس کمپیوٹر سائنس۔ ایم اے انگلش۔ ایم اے انٹرنیشنل ریلیشن۔ ایم اے ایجوکیشن

پی ایچ ڈی: اصول الدین۔ عربی۔ اکنامکس۔ کمپیوٹر سائنس۔ انگلش

شرائط: جس ڈگری کی بنیاد پر داخلہ لینا ہے اس میں کم از کم ۵۰ فیصد نمبر ضروری ہیں۔

نوٹ: وفاق المدارس السلفیہ کے متخرجین شہادۃ الثانویۃ الخاصۃ کی بنیاد پر بی اے اصول الدین۔ بی اے عربی۔ ایل ایل بی شریعہ و لاء میں اور شہادۃ العالمیۃ کی بنیاد پر ایم اے اصول الدین ایم اے عربی میں داخلہ لینے کے اہل ہیں۔ داخلہ فارم مقررہ ایام کے اندر اندر اسلامی یونیورسٹی نیو کیمپس H-10 کے شعبہ داخلہ سے لیا جا سکتا ہے اور بذریعہ ڈاک بھی منگوایا جا سکتا ہے۔ جو ساتھی داخلہ لینے کے خواہش مند ہوں، ان سے گزارش ہے کہ وہ مندرجہ ذیل بھائیوں سے رابطہ کریں اور اپنے نام اور پتہ سے آگاہ کریں، تاکہ کیمپ برائے تیاری داخلہ ٹیسٹ میں ان کو مدعو کیا جا سکے۔

**برائے رابطہ**

۱۔ حافظ عبدالحنان حامد

کمرہ نمبر ۱۷۳، ہوسٹل نمبر ۴ فون نمبر: ۰۳۰۰-۵۵۲۷۴۴۵

۲۔ شیخ محمد اخلاق

کمرہ نمبر ۲۴، ہوسٹل نمبر ۴ فون نمبر: ۰۳۳۳-۵۲۵۹۵۵۲

۳۔ نفیس خالد

کمرہ نمبر ۸۹، ہوسٹل نمبر ۴ فون نمبر: ۰۳۰۰-۴۸۵۳۲۹۰